بعدالت سندھ ہائی کورٹ، سکھر بنچ، سکھر

C.P No.D-1447 /2020

C.P No.D-228 / 2021

روبرو: جناب جسٹس صلاح الدین پنہور

جناب جسٹس عبدالمبین لاکھو

سی پی میں درخواست گزار نمبر :D-1447/2020 یاسین علی گھنیو بذریعہ مسٹر سہیل لطیف میمن، ایڈووکیٹ۔

سی پی میں درخواست گزار نمبر :D-228/2021 سید محمد علی شاہ، ذاتی طور پر

جواب دہندہ نمبر 3: ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ، پاکستان ریلوے سکھر بذریعہ جناب میاں امتیاز علی قریشی، ایڈووکیٹ۔

فیڈریشن آف پاکستان: جناب محمد اسلم جتوئی اسسٹنٹ اٹارنی جنرل۔

صوبہ سندھ اور دیگر: جناب علی رضا بلوچ، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل قاصد ایچ ملاح، پروفیسر آرکیالوجی، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور، سید سردار علی شاہ، چیف انجینئر، سکھر بیراج لیفٹ بینک ریجن سکھر اور شہزاد طاہر تہیم، ڈپٹی کمشنر سکھر۔

سماعت کی تاریخ: 08.03.2023

فیصلے کی تاریخ: 25.05.2023

حکم نامہ

جسٹس عبدل مبین لاکھو: اس مشترکہ حکم کے ذریعے، ہم سندھ ثقافتی ورثہ (تحفظ) ایکٹ، 1994 اور سندھ نوادرات ایکٹ، 1975 کے تحت پہلے سے اعلان شدہ اور فہرست میں شامل تاریخی/قدیم مقامات کے تحفظ اور بحالی سے متعلق دونوں عنوانات والی درخواستوں کو نمٹانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

2. دونوں درخواستوں میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ جواب دہندگان تاریخی مقامات کی حفاظت، دیکھ بھال اور تحفظ میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں کیونکہ وہ مسلسل تباہی/آفتوں کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تاریخی مقامات کو محفوظ کرنے میں ایک مضحکہ خیز سالانہ بجٹ ختم ہو جاتا ہے، لیکن متعلقہ جواب دہندگان کی جانب سے نامنظور ایکٹ کی وجہ سے، قدیم تاریخ اور نوادرات رکھنے والی ایسی سائٹوں نے اس کی خوبصورتی/بیوٹیفکیشن کے لیے نام نہاد کوششوں کا ارادہ کیا ہے۔

3. C.P.No.D-1447 / 2020 میں، درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے ماہر وکیل نے شروع میں ہی یہ استدلال کیا کہ لانس ڈاؤن برج، جو کہ مقامی طور پر ڈیزائن کردہ ریلوے پل ہے، 27 مارچ 1998 کو مکمل ہوا اور ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا، اس کے علاوہ یہ دنیا میں سب سے طویل ترین سخت گرڈر پل بن گیا؛ تاہم مذکورہ پل آج کل بدترین حالت میں ہے کیونکہ اس کی سڑک، لوہے کی گرلز، فٹ پاتھ اور داخلی راستے کافی حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں اور نہ ہی محکمہ ریلوے اور نہ ہی صوبائی حکومت کے محکموں نے اس طرح کے تصوراتی پل کی دیکھ بھال، تحفظ یا برقرار رکھنے کے لیے کوششیں کیں جو کہ ایک جزو ہے۔ جسے پہلے ہی نوادرات ایکٹ 1975 کی ذیلی دفعہ 10 کے تحت قدیم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تاریخی قدر بھی ہے، جو کہ نوادرات ایکٹ، 1975 کے تحت محفوظ مقامات/ یادگاروں کے طور پر درج ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پل کو صاف رکھنے کے لیے کچھ ملازمین کو مستقل طور پر نوکری پر رکھ کر مکمل طور پر آلات سے لیس کیا جائے۔ اس کے علاوہ لانس ڈائون پل کی دیوار پر نصب پائپوں سے رساو کو روکا جائے تا کہ اس کی خوبصورتی کو برقرار رکھا جاسکے۔

4. موازنے کرتے ہوئے، منسلک شدہ درخواست نمبر 2021 کی C.P No.D-228 جو کہ درخواست گزار نے اپنی ذاتی حیثیت کی بنیاد پر دائر کی ہے، جو کہ پیشے کے لحاظ سے ایک وکیل ہے، نے اپنے دلائل میں کہا کہ درحقیقت صوبہ سندھ جس میں متعدد تاریخی مقامات ہیں اور اس سلسلے میں جو متعلقہ محکمے قائم کیے گئے ہیں ان کے تحفظ، دیکھ بھال اور برقرار رکھنے کے لیے ہیں، تاہم ان کی عدم دلچسپی کے باعث وہ تباہی کے دہانے پر ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہاں ایک تاریخی مقام "ستیاں جو آستان" ہے، جس کی ایک اندرونی قدر ہے اور یہ ہمارے قدیم ورثے میں جھانکتی ہے اور یہ جگہ، روایت اور تاریخی اہمیت کے بارے میں بتاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے قیام میں استعمال ہونے والے مواد کی قسم اور معیار کے بارے میں تفصیلات بھی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مذید دعویٰ کیا کہ حکومت کی جانب سے ایسی تاریخی یادگاروں کو محفوظ رکھنے اور برقرار رکھنے کے لیے ایک بڑا سالانہ بجٹ رکھا گیا ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ یہ اپنی انتہائی پست حالت میں ہیں اور اپنی نمایاں حیثیت کھو رہے ہیں۔

5. یہاں کسی بھی ملک میں موجود تاریخی یادگاروں اور ثقافتی ورثے کی اہمیت کے حوالے سے تھوڑا سا ذکر کرنا زیادتی نہ ہوگی کیونکہ یہ منفرد، ناقابل تلافی اور بےمثال تعمیرات ہیں اور ماضی میں لوگوں کی تعمیراتی مہارت کی عکاسی کرتی ہیں جنہوں نے اس دور میں بہت بڑی تعمیرات مرتب کیں۔ جب کوئی ٹیکنالوجی نہیں تھی؛ اس کے علاوہ ایسی یادگاریں ہمیں اپنے ماضی کو جاننے اور اسے آگے سے جوڑنے کے راستے پر لے جاتی ہیں اور اس جگہ کی تاریخ کا تجزیہ کرنا آسان بناتی ہیں کہ ایسی یادگاریں ماضی کی ہر چیز اور معلومات کو تعلیم دینے اور فراہم کرنے میں مدد کرتی ہیں اور چیزوں کو مذید دلچسپ بناتی ہیں۔ مزید برآں، یہ ماضی کی زبان اور ان کے مواصلات کے طریقے کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ اس بات پر زور دینے کی ضرورت نہیں کہ ایسی یادگاریں سیاحوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں جس کے نتیجے میں کسی ملک کی معیشت، غیر ملکی کرنسی میں اضافہ ہوتا ہے، لہٰذا ان نکات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ

تاریخی یادگاریں بہت قیمتی ہیں اور ان کی حفاظت، تحفظ اور مناسب دیکھ بھال بھی ضروری ہے کیونکہ یہ آنے والی نسلوں کو اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں جاننے اور علم کی کثرت سے روشناس کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔ مزید برآں موجودہ ڈھانچے کو برقرار رکھنا نئی سہولیات کی تعمیر سے بہتر ہے اور اگر باقی قدیم جگہیں برقرار رہیں تو یہ ایک خوش آئند بات ہوگی۔

6. دلائل سنے گئے۔ ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔

7. نوٹس جاری ہونے پر متعلقہ مدعاعلیہان نے پیش ہوئے اور اس حوالے سے اپنے اپنے بیانات درج کرائے جو ریکارڈ پر رکھے گئے ہیں۔

8. مورخہ 01.03.2023 کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے، چیف انجینئر سکھر بیراج، لیفٹ بینک ریجن، سکھر نے رپورٹ/بیان درج کرایا ہے، جس میں انہوں نے واضح طور پر ذکر کیا ہے کہ لانس ڈاؤن پل، (دی پل) قومی ورثہ ہونے کی وجہ سے تقریباً ایک صدی سے زائد عرصہ گزار لیا ہے۔ تاہم، متعلقہ مدعاعلیہان اس کی حیثیت کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے ہیں، کیونکہ پل کے اوپر سڑک کی سطح اور پیدل چلنے والوں کا راستہ خستہ حالی کا شکار ہے جس میں سڑک کی گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں دونوں کے ہموار اور محفوظ گزرنے کو یقینی بنانے کے لیے ہنگامی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ پاکستان ریلوے 2015 سے متعلقہ صوبائی محکموں کو بار بار خطوط کے ذریعے صوبائی حکومت کو پل کی انڈس سکھر منتقلی کے ساتھ ساتھ پرانے سکھر چینل پل اور دریا پر لانس ڈاؤن پل پر سڑک کی مرمت کے لیے رابطہ کر رہا تھا لیکن صوبائی حکومت کی جانب سے کوئی مثبت ردعمل سامنے نہیں آیا۔ مزید کہا گیا ہے کہ RCC/لکڑی کے تختوں کی بجائے چیکرڈ پلیٹ پیدل چلنے والوں کے راستے کے اطراف میں تعمیر کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ آج کل پلوں میں پلیٹیں استعمال کی جا رہی ہیں، جو انہیں محفوظ بناتی ہیں۔

9. جبکہ مورخہ 01.03.2023 اور 03.03.2023 کے حکم کی تعمیل کرے ہوئے جناب قاصد ایچ ملاح، پروفیسر آثار قدیمہ، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور نے تفصیلی رپورٹ پیش کی ہے، جس میں انہوں نے ہر ایک کے ڈھانچے کی نشاندہی کی ہے۔ تاریخی مقامات، جو تصویروں کے ساتھ عدم توجہی کے ساتھ ساتھ تباہیوں کی وجہ سے شدید نقصان کا شکار ہو رہے ہیں، اس لیے ان کے تحفظ اور بحالی کے لیے سخت کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے لکھن جو دڑو، بکھر قلعہ، اروڑ فورٹ اور ستیاں جو آستان پر مشتمل بکھر کی تاریخ کے حوالے سے بھی بریفنگ دی، جس پر محکمہ ریلوے سمیت تمام متعلقہ فریقین نے جنوبی ایشیا کی قدیم ترین تاریخ کے تحفظ کے حوالے سے مخلصانہ کوششیں کرنے پر اتفاق کیا۔ عدالت نے جناب قاصد ایچ ملاح کی کوششوں کو سراہا ہے کیونکہ وہ اس کے حقدار ہیں اور اس عدالت کے ایڈیشنل رجسٹرار کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس عدالت کی جانب سے انہیں تعریفی سرٹیفکیٹ جاری کریں۔ جناب قاصد ایچ ملاح کی جانب سے جمع کرائی گئی تصویروں پر مشتمل مکمل رپورٹ کو چسپاں کرنا فائدہ مند ہوگا:

موجودہ صورتحال اور ترقی کے لیے لانس ڈاؤن برج کا مشاہدہ
پٹیشن نمبر CP1447/20 کی تکمیل میں تیار کردہ رپورٹ

(تصویر)

سندھ ہائی کورٹ سکھر بنچ کے احکامات کی تعمیل میں جمع کرائی گئی۔

بتاریخ 03.03.2023

تیار کردہ:

پروفیسر ڈاکٹر قاصد ایچ ملاہ
آثار قدیمہ، سالو خیرپور

اور

جناب سہیل لطیف میمن
وکیل
ہائی کورٹ سکھر

•

موجودہ صورتحال اور ترقی کیلئےلانس ڈاؤن پل کے فیلڈ مشاہدات

تعارف :-

سندھ ہائیکورٹ سکھر بنچ کے حکم نامہ مورخہ 03-03-2023 کی تعمیل میں رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ معزز عدالت کے حکم پر لانس ڈاؤن پل کی جگہ کا دورہ و معائنہ کیا ایک ٹیم نے جس میں شامل تھے:-

١۔ ڈاکٹر قاصد ایچ ملاح۔ ماہر آثار قدیمہ۔
٢۔ جناب سہیل لطیف میمن۔ ایڈوکیٹ۔
٣۔ مسمات طوبہ شفق۔ ماہر آثار قدیمہ۔
٣۔ جناب حسن علی۔ سماجی کارکن۔

ٹیم نے پورے پل کی 8 گھنٹے سے زیادہ انچ در انچ قدم بہ قدم گہرائی سے چھان بین کی۔ ہر حصے کے مسائل کا تجزیہ کیا گیا اور ان کی تصویر کشی کی گئی۔ ٹیم نے فوری احاطے اور گردونواح کا بھی جائزہ لیا۔ ورثے کے باقیات کو سمجھنے اور دستاویز کرنے اور مزید ترقی کے امکانات کا پتہ لگانے اور اسے عام لوگوں کیلئے سیاحتی مقام بنانے کیلئے۔

موجودہ پل کے دو حصے ہیں ایک روہڑی شہر کے قریب اور دوسرا حصہ بکھر قلعہ سے سکھر شہر کے بندر روڈ تک ہے۔ دونوں حصے ایک مختلف نظام کو لاگو کرتے ہوئے قائم ہیں، اس طرح، ان کی شکل بھی مختلف ہے۔ عام انفراسٹرکچر سیٹ اپ میں، دونوں حصوں کی کچھ خصوصیات تقریباً ایک جیسی ہوتی ہیں، جیسے ہر سرے کے حصے پر گارڈ روم، ہر آخری حصے پر مضبوط دروازے، اور پلوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ،اس رپورٹ کا فوکس یہ ہے

بنیادی ڈھانچے کی خصوصیات،
ورثہ پل کے ارد گرد رہتا ہے اور
سیاحوں کی توجہ کے لیے پل کا ماحول کیسے تیار کیا جائے۔

پہلا حصہ: روہڑی سائیڈ پل۔

پل کا یہ حصہ روہڑی کو بکھر قلعہ کے ذریعے سکھر سے ملاتا ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز حصہ ہے جو کینٹیلیور تکنیک کے ذریعے بنایا گیا ہے۔ سطح کے نیچے زمین میں لگائے گئے ستونوں میں لکڑی کے نوشتہ جات سے ڈھکا ہوا کچھ سوراخ ہوتے ہیں جس کے اوپر ڈامرکی تہہ ہوتی ہے جوکہ شاید بنیاد کو دریا کی نمی یا بارش کے پانی سے بچانے کے لیے تھی۔ نوشتہ جات تباہ ہو چکے ہیں اورڈامر غائب ہو رہا ہے۔

حالت: بتایا جاتا ہے کہ ستونوں کی بنیاد کی حفاظت کے لیے کچھ تیل سوراخوں میں ڈالے گئے تھے۔ یہ چیک آؤٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

کینٹیلیور زمین میں فِکس کیے گئے ہیں اور بالکل زمینی سطح پر کچھ زنگ نظر آنے لگا ہے جس کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔ .

بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے کچھ پلاسٹک کے پائپ سڑک سے گزرتے ہیں جو شہتیروں سے ٹکراتے ہیں۔ ان پائپوں کو ہٹایا جائے اور دوسری قسم کے انتظامات کیے جائیں۔

پہاڑی چونے کے پتھر پر مشتمل ہے ور چکمک اس میں سرایت کر گئی۔ وہ دھبے جہاں نرم چونا پتھر موجود ہوتا ہے وہ نمی اور بارش کے پانی کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ اوپر کی سطح پر دیکھا گیا ہے جہاں چٹان میں کچھ دراڑیں نمودار ہوئی ہیں جو اس پر تعمیر کی گئی اینٹوں کی جلی ہوئی دیوار کو خطرہ بنا رہی ہیں۔ اگر نرم چونے کا پتھر بہہ گیا تھا تو اس سے اس کے بارے میں ڈھانچے کو نقصان پہنچے گا۔

پل کے دونوں اطراف کے داخلی راستے پر دو قسم کے دروازے فراہم کیے گئے ہیں ٹھوس لوہے کا بنا گیٹ اور گرلز سے بنا گیٹ۔ دونوں گیٹ انتہائی فعال ہیں لیکن بری طرح نظر انداز کیے گئے ہیں۔ ان کی بنیاد دھول اور سڑک کے ملبے سے بند ہے۔ کہیں ان کی نقل و حرکت اور کام کرنے کی صلاحیت کو روکنے کے لیے پائپ پھینکے جاتے ہیں۔ دروازوں پر کسی وقت برطانوی طرز کے تالے اب بھی لٹک رہے ہیں اور اگر مناسب طریقے سے دیکھ بھال کی جائے تو استعمال کے لیے تیار ہیں۔

مرکزی دروازے اور دونوں فٹ پاتھوں کو دونوں قسم کے الگ الگ دروازے دیے گئے ہیں۔ فٹ پاتھ کی حالت خراب ہے اور مین پل کے ستون کے ساتھ ویلڈڈ گرلز کے ٹکڑے سے بند ہے۔ یہ اصل چیز میں دھبے پیدا کرنے کیلئے ایک حیرت انگیز تباہ کن عمل ہے۔

فٹ پاتھ پر مشرقی جانب سے چھ پائپ اور مغربی فٹ پاتھ پر چار پائپ بالکل غیر منظم اور ناقص انتظام اور دیکھ بھال میں رکھے گئے ہیں۔ مستقبل میں کسی بھی حادثے سے بچنے کے لیے یہاں پائپ لگانے کے لیے علیحدہ انتظامات تجویز کیے گئے ہیں۔

پل کے ایک طرف داخلی دروازے پر ہر طرف اوبلونگ شکل کے گارڈ رومز فراہم کیے گئے ہیں۔ بیرونی سے زمینی سطح کے قریب دیواروں کو دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ اس مقام پر مشرقی کمرہ سیکورٹی پولیس کو دیا گیا ہے اور مغربی کمرہ ریلوے واٹر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے زیر استعمال ہے۔ بیرونی طرف کی اوپری باؤنڈری وال میں کچھ دراڑیں دیکھی گئی ہیں۔

پُل کے اس حصے کے شمالی حصے کی صفائی اور دیکھ بھال کی جا سکتی ہے کہ یہاں بھی دیگر تمام قسم کے مسائل پیش آئے۔

دوسرا حصہ - پل کا شمالی حصہ

پل کا یہ حصہ بکھر قلعہ کے شمالی حصے سے سکھر شہر کی طرف منسلک ہے۔ یہ مختلف میکانزم کے ساتھ بنایا گیا ہے پھر جنوبی حصہ۔ شکل کسی حد تک آرک ٹائپ ہے۔ اس فٹ پاتھ کو بند کرنے کے لیے گرلڈ گیٹ فراہم کیے گئے ہیں۔ گیٹ اچھی حالت میں ہیں سوائے اس کے بنیادی حصے کے جس کی دیکھ بھال مناسب طریقے سے نہیں کی گئی ہے اور یہ بنیادی غفلت بہترین دروازے کو تباہ کر رہی ہے۔ دھول زنگ پیدا کر رہی ہے اور زنگ گیٹ کو خراب کر رہا ہے۔ نچلی جانب سے شمالی پل کے دونوں طرف کے فٹ پاتھوں کی حالت ابتر ہے۔ پلاسٹر گر گیا ہے اور لوہے کی سلاخیں کھلی ہوئی ہیں اور انتہائی زنگ آلود حالت میں ہیں جو پیدل چلنے والوں کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ دریا کی مستقل نمی اور شاید کم معیار کے کام نے پلاسٹر کو متاثر کیا ہے۔ شمالی پل کے گرڈر کو بھی دیکھ بھال کی ضرورت ہے اور زنگ لگنا شروع ہو گیا ہے۔ انہیں مزید نقصان سے بچانے کے لیے کسی بھی قسم کا علاج فوری طور پر فراہم کیا جا سکتا ہے۔

سکھر کی طرف بالکل شمالی حصے میں بھی یہی حالات پکے اور گرل دروازے، فٹ پاتھ اور گارڈ رومز اور پل کے بیرونی حصے کے ساتھ ہیں۔ زنگ آلود حالت کو زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے غفلت کے۔ دروازوں کو بچانے کے لیے اسے فوری طور کرنا چاہیے۔ کچرے کو پل میں پھینکا جاتا ہے جس سے نقصان ہوتا ہے اسے ہٹا کر صاف کیا جا سکتا ہے۔

پل کے اس حصے پر کئی پائپ لائنیں بھی ہیں جو پل کے اس حصے پر فٹ پاتھ سے گزرتی ہوئی کھلی ہوئی ہیں۔ پائپ بغیر کسی پراپرٹی مینجمنٹ کے پھینکے جاتے ہیں۔

کچھ پائپ بالکل کام نہیں کرتے اور کئی جگہوں پر کھولے جاتے ہیں اور انہیں فوری طور پر ہٹا دیا جانا چاہیے۔

ایک اڈے پر گارڈ روم میں اور سب سے اوپر والی باؤنڈری وال پر دراڑیں دکھائی دیتی ہیں اور اگر اسے فوری طور پر برقرار نہ رکھا گیا تو یہ بہت خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔

گارڈ روم کے اندر ایک تہہ خانہ فراہم کیا گیا ہے۔ مغربی جانب کونے سے ایک اور دروازہ تھا جو شائد دونوں طرف گارڈ رومز کی طرف جاتا ہے۔ تہہ خانوں کو مزید استعمال کے لیے مناسب طریقے سے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

اس گارڈ روم کے اندر لوہے کی کھڑکیاں زنگ آلود حالت میں ہیں۔ کمرے میں اندرونی حصے سے دیوار میں کچھ دراڑیں ہیں جن کی فوری طور پر جانچ اور دیکھ بھال کی جا سکتی ہے۔

پل کی اس پارٹی میں کچھ قسم کی دیکھ بھال کا سامان کوڑے دان میں پھینکا جاتا ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ یہ کوڑے دان کا ٹکڑا ہو جائے گا۔

ٹاور کی دیوار کے بیرونی حصے میں پیپل کے پودے جیسے کچھ پودے واش رومز کے مسلسل بہنے کی وجہ سے اگے ہیں۔ پانی کے اخراج کی وجہ سے دیواروں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں - اس رجحان سے جلد نمٹا جا سکتا ہے۔ ملحقہ علاقے کو پتھر کی پیچنگ کے ساتھ گرین بیلٹ فراہم کی جا سکتی ہے اور یہاں ٹاور کی دیوار اور بنیاد میں دراڑیں دیکھی گئی ہیں اور انکو ایک دستاویزی شکل دی گئی ہے۔

پل کے دونوں حصوں پر عام طور پر دیکھی جانے والی دیگر اہم خصوصیات۔ گرڈرز کے معلوماتی بورڈز، نام/شناختی تختیوں اور افتتاحی بورڈز پر موجود مونوگرامز کی مرمت اور دیکھ بھال مناسب طریقے سے کی جا سکتی ہے۔ کچھ افتتاحی بورڈز پر پل کے نام کے املا غلط ہیں جنہیں درست کیا جا سکتا ہے۔

باقیات باخر قلعہ

پلوں کے دونوں حصوں کے درمیان باخر قلعہ کے نام سے ایک جزیرہ موجود ہے جس پر اب صدر دین شاہ کا مزار اور فوجی اسکول اور رہائش گاہ موجود ہے۔ جزیرے کی بیرونی حدود میں قلعے کی دیوار کی نظر آنے والی باقیات ہیں اور انہیں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ جلی ہوئی اینٹوں کی دیواروں اور پتھر کی دیواروں کے نشانات نظر آتے ہیں۔ گرے ہوئے ڈھانچے کی زمینی سطح پر چمکدار مٹی کے برتن، ٹائلیں اور دیگر نمونے اب بھی بکھرے پڑے ہیں۔ جنوب مشرقی جانب، کسی بھی قسم کی عمارت کی تعمیراتی باقیات موجود ہیں اور رہائشی علاقے کی وجہ سے ہم وہاں تک نہیں پہنچ سکے تھے۔ فن تعمیر کے اس زندہ ٹکڑے کو صحیح طریقے سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

برطانوی دور کی عمارتیں

لانس ڈاؤن برج کے آس پاس کا علاقہ مختلف ادوار سے تعلق رکھنے والی تاریخی عمارتوں سے بھرپور ہے۔ انگریزوں کے دور میں سکھر کی طرح روہڑی بھی ایک اہم مقام تھا۔ دریائے سندھ کے بائیں جانب سے آنے والے قافلے یہاں پہنچ کر سکھر اور اس سے آگے بلوچستان کی طرف جا رہے تھے۔ یہاں پل بننے کی ایک وجہ یہ تھی اور برطانوی انتظامیہ نے مختلف مقاصد کے لیے کئی عمارتیں قائم کیں۔ پل کے قریب چھوٹی پہاڑی پر عمارتیں تعمیر کی گئیں اب قابل رحم حالات کو فوری طور پر محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاریخی قدر کی ایک قبر ہے جسے بچانے کی بھی ضرورت ہے۔

سیاحوں کی توجہ کی ترقی

پل کی تاریخی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے؛ اسے اس طرح تیار کرنا انتہائی ضروری ہے کہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے تین جگہیں تیار کی جا سکتی ہیں۔

1- پل کے جنوب مغرب میں اور ستیاں جو آستان کے جنوب مشرق میں علاقہ۔
2- پل کے جنوب مشرق میں اور روہڑی ٹاؤن کے مغرب میں علاقہ۔
3- بھکر قلعہ پر پل کا مرکزی علاقہ۔

کچھ تجاویز یہاں فراہم کی جاتی ہیں:

علاقہ 1

یہ علاقہ ستیاں جو آستان کے ثقافتی ورثہ کی باقیات کے قریب اور برطانوی عمارتوں کے سامنے واقع ہے۔ یہ اس کے لیے بہت مثالی جگہ ہے:

- واکنگ ٹریک
- بچوں کا پلے لینڈ
- کشتی ساحل
- ریفریشمنٹس کے لیے کینٹین۔

علاقہ 2

یہ علاقہ روہڑی ٹاؤن کے شمال مغرب کی طرف واقع ہے اور ایریا 1 کی طرح سہولیات کے لیے بہت موزوں ہے۔ یہ دن اور رات کے اوقات میں کئی چیزیں رکھنے کے لیے بہت بڑا علاقہ ہے جیسے:

- لان اور گرین بیلٹس
- واکنگ ٹریک
- بچوں کا پلے لینڈ
- کشتی ساحل ہٹ
- ماہی گیری کے ڈاکس (کوئی بھی تیرتی کشتی جو ایک جگہ پر رکھی گئی ہے وہ مقصد پورا کر سکتی ہے)
- دوپہر کے کھانے اور رات کے کھانے کے لیے پارکنگ اور کھانے کی جگہ

علاقہ 3

بھکر قلعے کا علاقہ شام کے آرام کے لیے بہت موزوں ہے کیونکہ اس کا سکھر شہر، لوند بیراج اور سدھ بیلو اور ستیان جو آستان کی طرف وسیع ایکسپوزر ہے جو پہلے جنباز-اے ریسٹورنٹ کے نام سے جانا جاتا تھا، اس مقصد کے لیے بینچز اور گرین بیلٹ قائم کیے جا سکتے ہیں۔

پل اور تفریحی علاقے کے لیے عمومی انتظام

پہلا اور سب سے اہم انتظام پل اور تاریخی یادگاروں اور مقامات کے قرب و جوار سے غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ ہے۔ برج کے احاطے میں تمام برطانوی دور کی عمارت کو محفوظ رکھا جائے تاکہ تصور اور ضروری انتظامات جیسے

- پل اور زائرین کے لیے حفاظتی کیمرے
- آرائشی لائٹنگ
- تفریحی سہولت کے راستوں پر اسٹریٹ لائٹنگ
- فضلہ اور کوڑا کرکٹ کی دیکھ بھال

ضلعی حکام اور ان کے محکموں کی جانب سے پل اور تفریحی سہولیات کی نگرانی جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر شامل ہے:

- پل کا نقصان اور صفائی
- ریستوران اور کشتی بیچ کی کشتیوں میں کھانے کا معیار
- کسی بھی ہنگامی صورتحال (طبی، آگ، ڈوبنے) کے انتظامات

10. جبکہ، مورخہ 2023-03-07 کے حکم کے مطابق، ڈائریکٹر جنرل (نوادرات اور آثار قدیمہ) حکومت سندھ نے رپورٹ پیش کی ہے اور اس میں پختہ طور پر کہا گیا ہے کہ بلاشبہ کینٹیلیور پل / لانس ڈاؤن پل، سکھر کو پہلے ہی تاریخی مقام قرار دیا گیا ہے اور آثار قدیمہ ایکٹ، 1975 کے تحت سائٹس/ یادگاریں کی فہرست میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اپنے اعتراض کی حمایت میں، اس نے 09.03.2007 کو ایک نوٹیفکیشن منسلک کیا ہے، جس کے تحت وفاقی حکومت نے کینٹیلیور برج / لینس ڈاؤن پل کو سیکشن 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ایک محفوظ نوادرات قرار دیا ہے۔ نوادرات ایکٹ، 1975- یہ 09.03.2007 کے نوٹیفکیشن کی نقل کو ذیل میں چسپاں کرنے کے لیے موزوں ہو گا:-

پاکستان کے غیر معمولی گزٹ حصہ دوم میں شائع کیا جائے گا

حکومت پاکستان

وزارت ثقافت

اسلام آباد، 9 مارچ 2007

نوٹیفیکیشن

S.R.O (I)/2007، نوادرات ایکٹ، 1975 (VII of 1978) کے ذیلی سیکشن (1) کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے وفاقی حکومت نیچے دیے گئے شیڈول میں بیان کردہ نوادرات کا اعلان کرنے پر خوش ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے مقصد کے لیے قدیم آثار کو محفوظ کیا گیا۔

شیڈول

نام اور تفصیل: کینٹیلور برج

ضلع: سکھر
تحصیل: سکھر
سکھر اور دریائے سندھ کے درمیان علاقہ
روہڑی
کل رقبہ 909 فٹ
مالک: پاکستان ریلوے
مذہبی مقصد کے لیے استعمال ہورہا ہے: نہیں۔

(No.F.9.07/2007-A.II)

دستخط
(کامران احمد)
سیکشن آفیسر (Arch-II)
ٹیلی فون: 9219556

پبلشر
گزٹ آف پاکستان
پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان پریس،
اسلام آباد۔

کاپی:

1) سیکریٹری، ثقافت، سیاحت، کھیل اور امور نوجوانان، حکومت سندھ
کراچی اس درخواست کے ساتھ کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کو صوبائی گزٹ میں شائع کیا جائے اور اس کی ایک نقل زیر بحث سائٹ پر یا اس کے قریب کسی نمایاں جگہ پر چسپاں کی جائے۔

2) ڈائریکٹر جنرل، محکمہ آثار قدیمہ اور عجائب گھر، اسلام آباد،

3) ڈائریکٹر، سدرن سرکل آف آرکیالوجی، محکمہ آثار قدیمہ اور عجائب گھر،
قائداعظم ہاؤس میوزیم، A-241 فاطمہ جناح روڈ، کراچی

4) پی ایس سیکرٹری وزارت ثقافت، اسلام آباد۔

دستخط
(کامران احمد)
سیکشن آفیسر (Arch-II)

تاہم، وہ یقین دلاتے ہیں کہ محکمہ نوادرات اور آثار قدیمہ، حکومت سندھ ایسے پرانے پلوں/قدیم مقامات کے تحفظ اور بحالی کے لیے کسی بھی محکمے کو تکنیکی مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

11. مزید برآں، ڈپٹی کمشنر، سکھر نے بھی تعمیل رپورٹ جمع کرائی ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پل کی دیواروں سے ہر قسم کے مذہبی، سیاسی، تجارتی بینرز، بورڈز اور پوسٹرز کو ہٹا دیا گیا ہے، بشمول داخلی اور خارجی راستوں سے مچھلی اور پھل فروشوں کی تجاوزات کے۔ انہوں نے

مزید کہا کہ انڈومنٹ فنڈ سوسائٹی ضلع سکھر میں موجود تاریخی مقامات کی حفاظت/تزئین و آرائش کے لیے قائم کی گئی ہے۔

12. یہاں "لانس ڈاؤن برج اور ستیاں جو آستان" کی مختصر تاریخ کا ذکر کرنا مناسب ہے جیسا کہ ذیل میں کہا گیا ہے:-

لانس ڈاؤن پل

"دریائے سندھ پر ایک مقامی طریقے سے ڈیزائن کیا گیا لانس ڈاؤن ریلوے پل، 27 مارچ 1889 کو مکمل ہوا اور اسے ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا اور اس وجہ سے یہ دنیا کے سب سے لمبے سخت گرڈر پل میں سے ایک بن گیا۔ یہ پل جڑواں شہروں روہڑی اور سکھر کو آپس میں ملاتا ہے اور وقت اور فاصلہ بچاتا ہے۔ اسے انیسویں صدی کی انجینئرنگ کا ایک بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک سسپنشن پل ہے، (بغیر ستون، 30,300 ٹن وزنی)۔ یہ پل مرکز میں 200 فٹ تک پھیلا ہوا ہے، اور ہر کنارے پر 310 فٹ تک پھیلا ہوا ہے، اس کی کل لمبائی 820 فٹ اور اس کی چوڑائی 15 فٹ ہے۔ مزید برآں، اس میں دنیا میں سب سے طویل کینٹیلیور کا دورانیہ ہے اور اس طرح اسے انجینئرنگ کے کارنامے کی یادگار کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

پل کی تعمیر کی تجویز 1872 اور 1874 کے درمیان پیش کی گئی تھی۔ مٹیریل بیرون ملک سے درآمد کیا گیا تھا اور یہ 1879 میں سائٹ تک پہنچنا شروع ہوا، پل پر اخراجات کا تخمینہ تقریباً 3375000 روپے لگایا گیا تھا۔ پل کا ٹھیکہ انگلینڈ کی ویسٹ ووڈ اینڈ بیلی کمپنی کو دیا گیا تھا اور مسٹر ایف اے رابرٹسن چیف انجینئر تھے۔ اس کا افتتاح اس وقت کی حکومت بمبئی کے لارڈ ریئے نے کیا تھا، جس میں سندھ بھر کے معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس پل کا نام اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ لانس ڈاؤن کے نام پر رکھا گیا تھا۔

ستیاں جو آستان

ستیاں جو آستان کا مقام سات متقی اور باوقار خواتین کی آرام گاہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ لوگوں کے مطابق یہ خواتین یہاں ایک پہاڑی غار میں مقیم تھیں اور انہوں نے تمام مردوں سے پردہ کیا ہوا تھا۔ ایک دن انہوں نے ایک ظالم راجہ کے بارے میں سنا جو انہیں اس کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔ بہت مقدس اور خوف زدہ ہو کر انہوں نے اپنے تقویٰ کی حفاظت کے لیے دعائیں شروع کر دیں۔ اچانک زمین نیچے کی طرف مڑ گئی اور وہ غار میں دب گئے۔ اس جگہ نے انہیں ابدی پناہ دی جب ان کی عزت خطرے میں تھی۔ لوک کہانی کے بارے میں جان کر بھکر کے گورنر میر ابوالقاسم نمکین (1553-83) نے غار کی حفاظت اور ملحقہ علاقے کو سجانے کا حکم دیا۔ پہاڑی کو مستطیل شکل میں برابر کیا گیا تھا۔ زیریں منزل زائرین کے قیام کے لیے سات کمروں یا حجروں میں تقسیم

کی گئی تھی اور ان میں سے ایک سات بہنوں کے لیے وقف تھی اور اسے بند رکھا گیا تھا۔ 25 سیڑھیوں کے اندر سے اوپر کے چبوترے کی طرف جاتی تھی روایت بتاتی ہے کہ اس خوبصورت مقام اور پرامن ماحول پر جب ایک عمدہ کمپلیکس کی تعمیر مکمل ہوئی تو میر ابوالقاسم نمکین پورے چاند کی راتوں میں دوستوں اور درباریوں کے ساتھ یہاں آرام کرتے تھے۔ ان سب کو موسیقی، آم اور تربوز سے محظوظ کیا جاتا تھا۔ مرنے کے بعد ان کی خواہش کے مطابق ان کی یہاں تدفین ہوئی۔ اس لیے اسے سبزواری سیدوں کے خاندانی قبرستان میں تبدیل کر دیا گیا۔ دیگر کے علاوہ یہاں میر ابل قاسم خاندان کی 17 قبریں اوچر پتھر سے بنائی گئی ہیں۔ بہترین نسخہ خط میں نوشتہ جات اور قرآنی آیات نے ان ڈھانچوں کو مزین کیا ہے۔ جمالیاتی اثر کو بڑھانے کے لیے مشہور رنگین چمکدار ٹائلز بھی استعمال کیے گئے۔ اگرچہ اس جگہ کا نام "خانی قبرستان" ہے لیکن یہ "ستیان جو آستان" کے نام سے مشہور ہے۔

13. اس موقع پر، سی پی نمبر D-1447/2020 میں درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے ماہر وکیل، نیز درخواست گزار نے ذاتی طور پر سی پی نمبر D-228/2021 میں دلیل دی کہ ان پٹیشنز کو متعلقہ محکموں کو تاریخی مقامات کے تحفظ، دیکھ بھال اور مستقل بنیادوں پر برقرار رکھنے کی ہدایات کے ساتھ نمٹایا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف ثقافتی ورثے کی حفاظت کرتا ہے بلکہ ماضی سے جڑنے کی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہے۔ شہر کی مستقل مزاجی اور ورثے کے احساس کو برقرار رکھتے ہوئے مستقبل کے لیے آئیڈیل کا فریم ورک فراہم کرتے ہوئے؛ اس کے علاوہ غیر ملکیوں سمیت سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے، سیاحت کو فروغ دینے اور ملکی معیشت کو فروغ دینے کے لیے اسے ملک کے لیے مزید قیمتی بناتا ہے۔

14. مندرجہ بالا کے پیش نظر، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے سیکریٹری ثقافت، آثار قدیمہ کے محکموں اور سیکریٹری اسکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو درج ذیل ہدایات جاری کرتے ہوئے کیپشن شدہ درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹایا جاتا ہے:-

o نیچے پل اور سکھر بیراج کی اراضی کو ہیریٹیج پراپرٹی قرار دینا اور اسے ایک ماہ کے اندر مطلع کرنا۔
o تاریخی مقامات کا مستقل تحفظ اور مناسب دیکھ بھال
o سائنسی تحقیق اور آثار قدیمہ کی دریافتوں کے لیے لیبارٹریوں کا قیام اور سیمینارز کا اہتمام؛
o ثقافتی، قومی اور مقامی شناخت کو فروغ دینا،
o فنکارانہ اور تخلیقی کوششوں کے لیے تحریک؛
o سیاحوں کی مدد کے لیے ٹورسٹ گائیڈ مقرر کرنا۔ اس کے علاوہ انہیں ایسے تاریخی مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔
o اسکولوں اور کالجوں کے طلبا کو ایسے تاریخی مقام خصوصاً دنیا میں منفرد پل کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے ٹور کا اہتمام کرنا۔

o بڑے پیمانے پر عوام کو ریاستی حکام پر انحصار کرنے کے بجائے اس سائٹ کی ملکیت اور تحفظ کے لیے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے حساس بنانا۔

o سیکرٹری اسکولز اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آئندہ تعلیمی سال 2023-2024 سے نیچے اور سکھر بیراج کی تاریخ، تعمیراتی اور سائنسی قیمت کے حوالے سے ایلیمنٹری سکول تک کے نصاب میں زمینوں کے نیچے پل اور سکھر بیراج کا تعارف یقینی بنانا۔

o سیکرٹری تعلیم کا ایک کمیٹی کو مطلع کرنا جس میں قابل انجینئرز، ماہرین آثار قدیمہ اور ماہرین تعلیم شامل ہونا، جن کا اوپر کی طرح نصاب میں شامل کرنے کے لیے ایک جامع کہانی/تعارف تیار کرنا۔

دفتر۔ معزز MIT-II فیصلے کی تعمیل اور اسکے سندھی اور اردو میں ترجمے کو یقینی بنائے گا۔

جج

جج

TRUE TRANSLATION
TRANSLATOR
COURT OF SINDH
KARACHI